

## “آئی ڈی ایف کو موت”: غزہ میں جرائم کے لیے خاتمے اور ذمہ داری کا مطالبہ

ہفتہ، 28 جون 2025 کو، پنک جوڑی باب ویلن نے گلاسٹنبری فیسٹیول میں اپنی پرفارمنس کے دوران “آئی ڈی ایف کو موت” کے نعرے کی قیادت کی۔ اس نعرے کی اسرائیل نواز سیاستدانوں اور لابی گروپوں نے وسیع پیمانے پر مذمت کی، جنہوں نے اسے تشدد کے لیے اکسانے کے طور پر پیش کیا۔ تاہم، یہ تشریح نعرے کے ارادے کو مسخ کرتی ہے۔ یہ مضمون استدلال کرتا ہے کہ اس نعرے کو اسرائیلی دفاعی فورسز (آئی ڈی ایف) کو ایک ادارے کے طور پر ختم کرنے اور جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم، اور بین الاقوامی قانون کے مطابق نسل کشی کے مترادف اعمال کے ذمہ دار افراد کو جوابدہ بنانے کے جائز اور اخلاقی طور پر فوری مطالبے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔

### وحشت کی شدت اور نوعیت

7 اکتوبر 2023 سے غزہ میں تباہی اور جانی نقصان کی شدت بے پناہ ہے۔ غزہ کی وزارت صحت نے 62,000 سے زائد براہ راست اموات کی تصدیق کی ہے، جبکہ وسیع تر تخمینے بھوک، صحت کے نظام کے خاتمے، اور ملبے کے نیچے دبے ممکنہ غیر رجسٹرڈ افراد کو مد نظر رکھتے ہوئے کل ہلاکتوں کی تعداد قریب 500,000 تک پیش گوئی کرتے ہیں۔ 2024 میں دی لینسٹ کے ایک مطالعے نے 186,000 تک بالواسطہ اموات کا تخمینہ لگایا، اور ہارورڈ کی تحقیق نے 377,000 گمشدہ افراد کو اجاگر کیا۔ جنگ سے پہلے غزہ کے 2.3 ملین باشندوں میں سے 1.8 ملین کو منتقل کرنے کے منصوبوں کا حوالہ دینے والی ضمانات اسرائیلی پالیسی بیانات آبادی میں ڈرامائی کمی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ سیٹلائٹ ڈیٹا (سٹیٹسٹا، جون 2025) سے پتہ چلتا ہے کہ 70% عمارتیں نقصان پہنچیں یا تباہ ہوئیں، 75% رہائش کے قابل نہیں، اور آدھی ملبے میں تبدیل ہو گئیں۔ اسپتالوں، پانی کی سہولیات، اور صفائی کے نظام سمیت بنیادی ڈھانچے کی تباہی، 25,000 افراد، جن میں سے بہت سے بچے ہیں، کے نقصانات کے ساتھ مل کر، نسل کشی کے کنونشن کے متعدد معیارات کو پورا کرتی ہے: بڑے پیمانے پر قتل، شدید نقصان پہنچانا، ضروری زندگی کے حالات کی تباہی، ماحولیاتی اور طبی خاتمے کے ذریعے پیدائش کو روکنا، اور جبری نقل مکانی۔

یہ نتائج اسرائیلی حکومت کی دانستہ پالیسیوں کا نتیجہ ہیں۔ وزیراعظم نیتن یاہو نے فوجی کارروائیوں کی نگرانی کی؛ وزیر خزانہ سموٹریچ نے انسانی امداد میں رکاوٹ ڈالی؛ وزیر دفاع گالنت نے “انسانی جانوروں” کی ناکہ بندی شروع کی؛ اور وزیر خارجہ کاٹزن نے تباہ کن اقدامات کی حمایت کی۔ آئی ڈی ایف نے نہ صرف احکامات پر عمل کیا بلکہ اپنے اعمال کی ستائش بھی کی۔ ہارٹز اور فیتھم کی

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ آئی ڈی ایف کی نفسیاتی آپریشن یونٹس نے غیر سرکاری چینلز کے ذریعے فلسطینی متاثرین کے گرافک مواد کو غیر انسانی کیپشنز کے ساتھ پھیلایا۔ یہ اعمال الگ تھلک بد عنوانی نہیں بلکہ نظاماتی استثنیٰ اور تشدد کی ثقافت کی عکاسی کرتے ہیں۔

## نعرے کی تشریح: سیاسی اور قانونی مطالبہ

گلاسٹنبری میں بڑی بھیڑ کے ذریعے گونجنے والا ”آئی ڈی ایف کو موت“ کا نعرہ انفرادی فوجیوں کے خلاف تشدد کے لیے لفظی طور پر دعوت نہیں ہے۔ بلکہ، یہ ایک ایسی ادارے کو ختم کرنے کا مطالبہ ظاہر کرتا ہے جو بین الاقوامی انسانی قانون کی منظم طور پر خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ تشریح تاریخی نظیروں کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جیسے کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد اتحادیوں کا نازی ویہماخت کو ختم کرنے کا فیصلہ۔

بڑے پیمانے پر وحشتوں میں ملوث فوجوں کو ختم کرنے کے مطالبات نئے نہیں ہیں۔ یہ نعرہ آئی ڈی ایف کی آپریشنل صلاحیت کو ختم کرنے اور خلاف ورزیوں کے لیے انفرادی طور پر ذمہ دار افراد۔ بشمول فوجی کمانڈرز، سیاسی رہنما، اور وہ فوجی جو غیر قانونی اعمال میں شریک یا ان کو ممکن بناتے ہیں۔ کو جوابدہ بنانے کی اخلاقی اور قانونی ضرورت کی علامت ہے۔ یہ ایک فوجی قوت کی علامتی اور سیاسی مسترد کی عکاسی کرتا ہے جو، جیسا کہ فی الحال تشکیل دی گئی ہے، قانونی اور انسانی حدود سے باہر کام کرتی ہے۔

## قانونی تناظر: جنگ نہیں، قبضہ

اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ 51 ریاستوں کے ذریعہ مسلح حملوں کے جواب میں خود دفاع کی اجازت دیتی ہے، یہ ایک ایسی شق جو یہاں قابل اطلاق نہیں ہے۔ غزہ کو اسرائیل یا بین الاقوامی برادری کی اکثریت نے خود مختار ریاست کے طور پر تسلیم نہیں کیا، اور حماس کو غیر ریاستی اداکار سمجھا جاتا ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت، اسرائیل غزہ میں قبضہ کرنے والی طاقت ہے، جو چوتھے جنیوا کنونشن (1949) سے پابند ہے، جو مقبوضہ آبادی کے خلاف فوجی طاقت کے استعمال کو محدود کرتی ہے۔

ناکہ بندی، بمباری، اور شہری بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے جیسے فوجی اقدامات کنونشن کے آرٹیکل 27 کے تحت جائز پولیسنگ کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ رد عمل کی شدت۔ غزہ میں اندازاً 500,000 اموات کے مقابلے میں 7 اکتوبر 2023 کو 1,200 اسرائیلی ہلاکتیں۔ غیر متناسب اور غیر قانونی طاقت کا استعمال ظاہر کرتی ہیں۔ یہ تناظر اس دعوے کو تقویت دیتا ہے کہ اسرائیل کا رویہ خود دفاع کے قانونی دہلیز کو پورا نہیں کرتا، بلکہ غیر قانونی قبضہ اور ممکنہ نسل کشی کے اعمال کی تشکیل کرتا ہے۔

## ناریخی نظیر: نیورمبرگ اور انفرادی ذمہ داری

نیورمبرگ مقدمات نے قائم کیا کہ احکامات کی تعمیل افراد کو جنگی جرائم یا نسل کشی کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں کرتی۔ لندن چارٹر اور نیورمبرگ اصول IV غیر قانونی احکامات کی نافرمانی کے فرض کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہ اصول عالمی فوجی ضابطوں کی بنیاد ہیں، بشمول آئی ڈی ایف کا اپنا اخلاقی ڈھانچہ، جو فوجیوں سے غیر قانونی احکامات سے انکار کا تقاضا کرتا ہے۔

بین الاقوامی وکیل ایتائی اپشٹین کے ذریعہ گردش کیے گئے دستاویزات دکھاتے ہیں کہ اسرائیلی قانون سازوں نے شہری بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور ضروریات سے انکار کے واضح طور پر غیر قانونی ہدایات دیں۔ آئی ڈی ایف کا ایسی پالیسیوں پر عمل درآمد۔ سوشل میڈیا پر فخر اور جشن کی بیان بازی کے ساتھ۔ رضاکارانہ اور جان بوجھ کر شرکت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اعمال دوسری عالمی جنگ کے بعد مقدمہ چلائے گئے جرائم کی قسم کی عکاسی کرتے ہیں اور انفرادی ذمہ داری کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

## خاتمے کے لیے اخلاقی ضرورت

جنوری 2024 میں عالمی عدالت انصاف کی طرف سے جاری کردہ عبوری اقدامات اور عالمی فوجداری عدالت کی جاری تحقیقات کے باوجود، بین الاقوامی میکانزم اب تک بڑے پیمانے پر مصائب کو روکنے میں ناکام رہے ہیں۔ غزہ میں اندازاً ہلاکتوں کی تعداد اور تباہی فیصلہ کن عمل کی ضرورت ہے: موجودہ شکل میں آئی ڈی ایف کا خاتمہ اور تمام سطحوں پر جرائم کے مرتکب یا ان کو ممکن بنانے والے افراد کا مقدمہ چلانا۔

یہ انتقام کا مطالبہ نہیں بلکہ انصاف کا ہے۔ جنگی جرائم کی سہولت فراہم کرنے والے ادارے کا خاتمہ بین الاقوامی قانونی نظام کو برقرار رکھے گا اور مستقبل کی وحشتوں کو روکے گا۔ آئی ڈی ایف کی اندرونی ثقافت۔ جیسا کہ تباہی کے عوامی جشن سے ظاہر ہوتا ہے۔ اداراتی خاتمے اور قانونی اور اخلاقی معیارات کے تحت بازسازی کی فوری ضرورت کو واضح کرتا ہے۔

## بیان بازی کے معیارات میں منافقت کا مقابلہ

گلاسٹنبری کے نعرے کو اکسانے کے طور پر پیش کرنا، جبکہ اسرائیلی حکام اور شہریوں کی طرف سے کہیں زیادہ واضح نفرت انگیز تقریر کو برداشت کرنا، دوہرے معیارات کو ظاہر کرتا ہے۔ کم از کم 2021 سے، یروشلم ڈے کے جلوسوں کے دوران، ایتامار بن لویر جیسے حکومتی شخصیات سمیت ہجوم نے فلسطینیوں پر جسمانی حملوں کے ساتھ "عربوں کو موت" کا نعرہ لگایا۔ یہ نسلی نفرت کے اظہار اسرائیلی عوامی گفتگو میں بڑے پیمانے پر معمول بن چکے ہیں۔

اس کے برعکس، گلاسٹنبری کا نعرہ کسی نسلی یا مذہبی گروہ کے بجائے ایک فوجی ادارے کو نشانہ بناتا ہے، اور اس کی بڑے پیمانے پر وحشتوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے اس کے خاتمے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسے تشدد کے لیے اکسانے کے ساتھ الجھانا اس کے مواد اور ارادے کی غلط نمائندگی ہے، جبکہ دوسری جگہوں پر برداشت کی جانے والی زیادہ واضح اور خطرناک بیان بازی کو نظر انداز کرنا ہے۔

## جوابی دلائل کی توقع

کچھ لوگ یہ دلیل دے سکتے ہیں کہ اسرائیل کے اقدامات حماس کے حملوں کے دفاعی رد عمل ہیں۔ تاہم، بین الاقوامی قانون کے تحت، قبضہ کرنے والی طاقتوں کو خود مختار ریاستوں کی طرح خود دفاع کا حق حاصل نہیں ہے۔ غیر متناسب اثر، شہریوں پر حملے، اور دستاویزی طور پر تشدد کی ستائش جائز دفاع کے دعوؤں کو باطل کرتی ہے۔

دوسرے آئی ڈی ایف کے خاتمے سے سیاسی عدم استحکام کے بارے میں خبردار کر سکتے ہیں۔ تاہم، تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ استثنیٰ کو برداشت کرنا گہرے عدم استحکام اور مزید وحشتوں کی طرف لے جاتا ہے۔ ہولوکاسٹ کے خلاف اتحادیوں کے تاخیری رد عمل کی طرح، نسل کشی کے سامنے غیر فعالی اخلاقی اور تاریخی ناکامی بن جاتی ہے۔

## نتیجہ

غزہ کے واقعات اکیسویں صدی کے سب سے سنگین انسانی اور قانونی بحرانوں میں سے ایک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اندازاً 500,000 اموات کے ساتھ، نیتن یاہو، سموٹریچ، گالنت، اور کاٹز جیسے رہنماؤں کی طرف سے اجازت یافتہ آئی ڈی ایف کے آپریشنز منظم وحشتوں کے دائرے میں داخل ہو چکے ہیں۔ “آئی ڈی ایف کو موت” کا نعرہ تشدد کے لیے دعوت کے طور پر نہیں، بلکہ انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی میں ملوث ایک فوجی ادارے کے خاتمے کے لیے سیاسی اور قانونی مطالبے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔

بین الاقوامی برادری کو فیصلہ کن طور پر عمل کرنا چاہیے: موجودہ شکل میں آئی ڈی ایف کو ختم کرنا اور ان جرائم کے لیے ثابت شدہ ذمہ داری والے کمانڈرز سے سیاسی رہنماؤں تک تمام افراد کو جوابدہ بنانا۔ ایسا کرنے سے یہ اصول دوبارہ تصدیق کیا جائے گا کہ کوئی فوجی قوت استثنیٰ کے ساتھ عمل نہیں کر سکتی، اور نیو مبرگ کی میراث کو برقرار رکھا جائے گا، جہاں انصاف خاموشی کے ذریعے نہیں، بلکہ ذمہ داری کے ذریعے غالب آیا۔